27849/1/12

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

1۔۔۔ بیماری کے علاج کے لئے ہاتھ یا پاؤں میں دھات کا بنا ہوا کنگن پہن سکتے ہیں جیسا آجکل بازار میں اور اکثر ٹی وی میں اشتہارات بھی آتے ہیں؟

2۔۔۔ بجلی کے بل گیس کے بل وغیرہ پر مالی جرمانہ لیا جاتا ہے یا پھر کچھ سکول وکالج وغیرہ وقت پر فیس جمع نہ کروانے پر مالی جرمانہ لیتے ہیں کیا درست عمل ہے؟

3۔۔۔ تجارت کو بڑھانے کے لئے مختلف سکیم جس سے مالی یا غیر مالی چیزیں ملتی ہیں کیا درست ہے؟

4۔۔۔ پروگرام میں سوالات کے جوابات دے کر انعام کا ملنا مالی غیر مالی درست ہے؟

درخواست کنندہ محمد منیر

پتہ: قائداعظم ڈویرنل پبلک سکول وکالج جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

فون نمبر: 0553843082

03009549599

وضاحت

مسائل نے بذریعہ فون بتایا کہ "مختلف سکیم" سے مراد "انعامی سکیم" ہے۔

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۱)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر کسی ماہر معتمد مسلمان ڈاکٹر یا طبیب نے آپ کو یہ علاج تجویز کیا ہو، اور دھات کے بنے ہوئے اس کنگن کے پہننے سے شفاء حاصل ہونے کا ظن غالب ہو، تو بقدرِ ضرورت صرف علاج کی غرض سے اس کو پہن سکتے ہیں، البتہ اس صورت میں بھی فاسق لوگوں کے مشابہت سے جتنا ہو سکے اجتناب کرنا چاہئے، اور حتی الامکان اسے ظاہر نہ ہونے دیں، البتہ خواتین کے لئے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

الدر المختار (٦/ ٣٨٩)

وكذا كل تداو لا يجوز إلا بطاهر وجوزه في النهاية بمحرم إذا أخبره طبيب مسلم أن فيه شفاء ولم يجد مباحا يقوم مقامه.

الدر المختار (٦/ ٣٦١)

(ولا يشد سنه) المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ويتخذ أنفا منه) لأن الفضة تنتنه

(۲)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں بجلی کے بل یا گیس کے بل وغیرہ کی وقت پر عدم ادائیگی کی صورت میں، یا اسکول وکالج میں وقت پر فیس کی عدم ادائیگی کی صورت میں جو جرمانہ لیا جاتا ہے وہ شرعاً جائز نہیں، تاہم اسکول وکالج میں یہ صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ کہ یہ قانون بنایا جائے کہ بروقت فیس کی ادائیگی نہ کرنے والوں کا داخلہ منسوخ کیا جائیگا، اس کے بعد نئے سرے سے اس سے داخلہ فیس لیکر داخلہ بحال کیا جائے گا۔ماخذہ تجویب (۱۷۴۲/۶۰) (۱۶۲۰/۵۰)

مصنف ابن أبي شيبة (٤/ ٣٢٧)

حدثنا أبو بكر قال: حدثنا حفص، عن أشعث، عن الحكم، عن إبراهيم، قال: «كل قرض جر منفعة، فهو ربا»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٤/ ٦١)

(لا بأخذ مال في المذهب) بحر. وفيه عن البزازية: وقيل يجوز، ومعناه أن يمسكه مدة لينزجر ثم يعيده له، فإن أيس من توبته صرفه إلى ما يرى. وفي المجتبى أنه كان في ابتداء الإسلام ثم نسخ.(قوله لا بأخذ مال في المذهب) قال في الفتح: وعن أبي يوسف يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال. وعندهما وباقي الأئمة لا يجوز. اهـ. ومثله في المعراج، وظاهره أن ذلك رواية ضعيفة عن أبي يوسف. قال في الشرنبلالية: ولا يفتى بهذا لما فيه من تسليط الظلمة على أخذ مال الناس فيأكلونه اه

(۳)۔۔۔انعامی اسکیم ان تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے (۱)۔مالِ تجارت کو عام بازاری نرخ پر فروخت کیا جائے انعامات کی وجہ سے قیمت میں اضافہ نہ کیا جائے۔(۲)۔انعامات کو غیر معیاری اور گھٹیا سامان کی ترویج کا ذریعہ نہ بنایا جائے (۳)۔مشتری کا مقصود سامان کو خرید کر اس سے انتفاع حاصل کرنا ہو محض انعام کے حصول کے لیئے اس سامان کو خریدنا مقصود نہ ہو۔(أخذہ' بحوث فی قضایا فقہیۃ:۲/ ۱۵۹)۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (٢ / ١٥٩)

ان النوع الاول من هذه الجوائز ما تمنح علي اساس القرعة ونحوها لمشتري بضاعة مخصوصة او منتج مخصوص فان كثيراً من التجار يعلنون جوائز يوزعونها علي جملة منتخبة من المشترين الذين يشترون بضاعتهم ويقع انتخاب المحازين اما عن طريق القرعة او علي اساس ارقام الكوبونات التي توضع مع البضاعة فمن اشتري بضاعة حصل علي كوبون فلو وافق رقم كوبونه الرقم المنتخب للجائزة استحق ان يجوز الجائزة المخصصة لذالك الرقم وان حكم مثل هذه الجوائز انها تجوز بشروط :**الشرط الاول:** ان يقع شراء البضاعة بثمن مثله ولا يزاد في ثمن البضاعة من اجل احتمال الحصول علي الجوائز---- .**الشرط الثاني** : ان لا تتخذ هذه الجوائز ذريعة لترويج البضاعات المغشوشة---- . **الشرط الثالث** : ان يكون المشتري يقصد شراء المنتج للانتفاع به ولا يشتريه لمجرد ما يتوقع من الحصول علي الجائزة

(۴)۔۔۔اگر انعامات وصول کرنے کے لئے کوئی فیس یا معاوضہ وصول نہیں کیا جاتا تو یہ دینے والے کی طرف سے ایک تبرّع ہے، جسے وصول کرنا جائز ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٤٠٣)

(و) كذا الحكم (في المتفقهة) فإذا شرط لمن معه الصواب صح وإن شرطاه لكل على صاحبه لا درر ويحتبى.(قوله وكذا الحكم في المتفقهة) أي على هذا التفصيل وكذا المصارعة على هذا التفصيل وإنما جاز، لأن فيه حثا على الجهاد وتعلم العلم، فإن قيام الدين بالجهاد والعلم فجاز فيما يرجع إليهما لا غير كذا في فصول العلامي

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (٥/ ٣٢٥)

وكذلك إذا قال واحد من المتفقهة لمثله: تعال حتى نطارح المسائل، فإذا أصبتَ وأخطأتُ أعطيك كذا، وإن أصبتُ وأخطأتَ، فلا آخذ منك شيئاً يجب أن يجوز؛ لأن في الأفراس إنما جوز ذلك حثاً على تعلم الفروسية، فيجوز ههنا أيضاً حثاً على تعلم الفقه؛ لأن كل ذلك (٨٥ب٢) يرجع إلى تقوية الدين وإعلاء كلمة الله تعالى، وبه أخذ الشيخ الإمام شمس الأئمة الحلواني رحمه الله.---------- **والله سبحانه وتعالى اعلم**

الجواب صحیح
احقر محمد واصر غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۴/رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
18/مارچ/2020ء

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۱/ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ
17/ مارچ/2020ء

الجواب صحیح
۲۲/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۲/۷/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۲/۷/۱۴۴۱ھ